ولهو ولعب	انہی میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے، جو بستروں پر ہی زمین میں دھنس جائیں گے اور کچھ پر آسمان سے پتھر اور دوسری چیزیں ماری جائیں گی۔
فیصبحوا قد مسخوا قردة وخنازیر ولیصیبنهم خسف ومسخ وقذف حتی یصبح الناس فیقولون خسف اللیلة ببنی و خسف اللیلة بدار فلان	اسی امت کے وہ افراد جو ان جرائم کے مرتکب ہوں گے وہ ان عذابوں سے محفوظ رہیں گے اور صبح ایک دوسرے کو بتائیں گے کہ آج رات فلاں قبیلے اور برادری کے لوگ زمین میں دھنسا دیئے گئے۔ اور فلاں فلاں مکان و محلہ میں رہنے والے زمین میں دبا دیئے گئے۔ فلاں پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے، جن پر تند و تیز طوفان خیز ہوائیں چھوڑی جائیں گی جو سراپا ہلاکت خیز ہوں گی اور انہیں اس طرح ہلاک و تباہ کردیں گی جس طرح عاد و ثمود اور بعض دوسری امتوں کو ان ہواؤں اور طوفانوں نے تہس نہس کیا۔

دینی مدارس میں تشدّد کی تربیت اور اسلحہ کی ٹریننگ ــــ ایک خلط مبحث

وزیراعظم اور وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ دینی مدارس میں تشدد کی تربیت اور اسلحہ چلانے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا الزام ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر کسی مدرسے میں ایسا ہوتا ہے تو حکومت کا آہنی پنجہ اس کو اپنی گرفت میں کیوں نہیں لیتا؟ اور حکومت اگر تمام تر وسائل کے باوجود کسی ایک مدرسے کا بھی سراغ نہیں لگا سکی۔ جس میں اس قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہو۔ تو تسلیم کرلینا چاہیئے کہ کسی بھی مدرسے میں ایسا نہیں ہوتا۔

تاہم اس کے ساتھ اس حقیقت کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ افغانستان میں روس کی جارحیت اور مداخلت کے بعد جو جہاد، افغانستان کی دینی جماعتوں نے شروع کیا، اس میں پاکستان کی دینی جماعتوں نے بھی حصّہ لیا۔ دینی مدرسوں میں زیرِ تعلیم طلباء نے اس جہاد میں حصّہ لیا اور بہت سے دین دار لوگوں نے بھی حصّہ لیا۔ یہ حصّہ مالی بھی تھا اور جانی بھی۔ یعنی پاکستان کی دینی جماعتوں اور دیندار لوگوں نے اپنا مال بھی جہادِ افغانستان میں خرچ کیا اور اپنی جانیں بھی پیش کیں اور جہاد میں حصہ لینے کے لیے اسلحہ کی ٹریننگ ناگزیر ہے۔ چنانچہ علماء و طلباءِ مدارسِ دینیہ نے یہ ٹریننگ لی۔ لیکن کہاں؟ مدرسوں میں نہیں۔ بلکہ افغانستان کے محاذوں پر مورچہ زن ہوکر، اور وہاں قائم تربیتی کیمپوں میں، جہاں ہر وقت جان کا خطرہ رہتا تھا۔ چنانچہ جہاد سے سرشار ان علماء، وطلباء و اہلِ دین نے ٹریننگ کے ساتھ اور ٹریننگ کے بعد جہاد افغانستان میں

حصہ لیا اور بہت سے علماء وطلباء اور نوجوان عروس شہادت سے ہم کنار ہوئے اور افغانستان میں ان جہادی قوتوں کی حکومت کے قیام اور ان کی آپس میں خانہ جنگی کے بعد پاکستان کے یہ اہل دین اور جذبہ جہاد سے سرشار نوجوان کشمیر کے محاذ پر کشمیری مجاہدین اور حریت پسندوں کے ساتھ دادِ شجاعت دے رہے ہیں اور وہاں بھی متعدد پاکستانی جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔

ظاہر بات ہے کہ یہ جنگی تربیت اور پھر عملاً اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جہاد میں حصہ لینا، یہ بالکل الگ مسئلہ ہے جو اگرچہ ایک واقعہ اور حقیقت ہے مگر اس کا کوئی تعلق مدارسِ دینیہ میں اسلحے کی یا تشدد کی ٹریننگ سے نہیں ہے۔ کیونکہ کسی مدرسے میں بھی ایسی ٹریننگ نہیں دی جاتی۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جہاد میں سرگرم یہ دینی طلباء اور نوجوان، ملک میں فرقہ وارانہ تشدد اور تصادم میں قطعاً ملوث نہیں ہیں۔ ان میں ان کا ایک فیصد حصہ بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ جو گروہ اس تصادم کا باعث ہیں حکومت انہیں اچھی طرح جانتی ہے، لیکن اس کی مصلحتیں اسے اُن پر ہاتھ ڈالنے سے روکے ہوئے ہیں بلکہ حکومت ان کی محافظ اور پشتیبان بنی ہوئی ہے تاکہ ان کی آڑ میں تمام دینی قوتوں پر وار کرنے کا جواز مہیا کیا جا سکے۔ ان متصادم گروہوں کو بنیاد بنا کر اگر محاذ جنگ پر قائم جنگی کیمپوں، تربیتی اداروں کو ختم کرنے کی مذموم کوشش کی گئی تو یہ دراصل جہاد سے مسلمانوں کو ہٹانے کی مذموم کوشش ہوگی جو امریکہ بہادر کو خوش کرنے کی ایک بدترین حرکت ہوگی۔ اس سے کشمیر کا موجودہ جہاد سخت متاثر ہوگا اور ان مسلمانوں پر بھی ظلم عظیم، جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جہاد کے عظیم مشن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ نوجوان، دہشت گرد اور تشدد پسند نہیں۔ بلکہ اسلام کا عظیم سرمایہ ہیں جنہوں نے اپنی قربانیوں سے جہاد کے اس فراموش شدہ جذبے کو زندہ کیا ہے جو مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی بحالی اور ان کی عزت و سرفرازی کا واحد ذریعہ ہے۔ اسی سے مظلوم مسلمانوں کو کفار کے ظلم وستم سے نجات دلائی جا سکتی ہے اور اسی جہاد سے ہی امریکہ کے استعماری عزائم کو ناکام بنایا جا سکتا ہے، جیسا کہ اسی جہاد سے سوویت یونین کو پیوندِ خاک کیا گیا ہے۔

مدارس کے ساتھ بیرونی امداد اور اس کی حقیقت

ذمہ دارانِ حکومت دینی مدارس پر بیرونی امداد کا الزام بھی لگاتے ہیں۔ جہاں تک "بیرونی امداد" کا تعلق ہے، اس کے بارے میں بھی اصل حقیقت یہ ہے جمہور اہل سنت والجماعت کے کسی مدرسے کو بھی اس طرح بیرونی امداد نہیں ملتی جو اس کا متبادر (عمومی) مفہوم ہے یعنی کوئی حکومت اپنے مخصوص مقاصد